السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بر منگھم سے عبدالهادی لکھتے ہیں : عرض یہ ہے کہ آپ کے ماہنامہ ''صراط مستقیم ''کی وساطت سے مسئلے کی وضاحت چاہتا ہوں۔ مسئلہ کی وجہ دریافت یہ ہے کہ میری عمر اس وقت ۳۵ سال ہے لیکن میری داڑھی اور سر کے بال اکثر سفید ہوگئے ہیں۔ میری بیوی کی عمر ۲۴ سال ہے اور اس کے سر کے بال سیاہ۔ بیوی کے ساتھ چلتا ہوا بوڑھا دکھائی دیتا ہوں۔ بیوی اصرار کرتی ہے کہ داڑھی اور سر کو سیاہ خضاب لگالوں۔

میں مذہبی آدمی ہوں خلاف شرع کام سے ڈرتا ہوں۔ چند دوستوں کی میری پرابلم کا بتہ چلا تو انہوں نے تو تین حوالے بھی جمع کیئے تاکہ میری تسلی ہو۔ وہ حوالہ جات آپ کی طرف ارسال کررہا ہوں تاکہ حوالہ جات کی تصدیق ہوسکے۔

تیسر االباری ترجمہ و تشریح صحیح بخاری 'از مولانا وحید الزماں صاحب جلد ۳ باب المناقب صحجہ ۵۸۱ (۱)

جب زیاد بن عبیداللہ کے پاس حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا تو سر اور داڑھی کے بال سیاہ خضاب سے رنگے ہوئے تھے۔

مولانا وحید الزماں صاحب اس حدیث کے حاشیہ میں لکھ رہے ہیں کہ اس سے سیاہ خضاب لگانے کا جواز ثابت ہوا۔

فتاویٰ عالمگیری جلد نہم صحجہ ۱۰۵ پر مرقوم ہے (۲):

غیر حالت جنگ میں بھی خضاب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

''امام ابویوسف کا قول ہے کہ ''جس طرح میں چاہتا ہوں میری بیوی میرے لئے زینت کرے اسی طرح میری بیوی بھی چاہتی ہے کہ اس کے لئے زینت کروں

(عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ ﷺ غیروا الشیب ولا تشبھوا بالیھود۔ (مشکوۃ للالبانی کتاب اللباس باب الترجل ص ۱۲۶۶ رقم الحدیث ۴۴۵۵ (۳)

(وعن ابی ہریرة ان النبی ﷺ قال ان الیھود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم۔ (مشکوۃ المصابیح للالبانی ج ۲ باب الترجل ص ۱۲۶۱ رقم الحدیث ۴۴۲۳ (۴)

جو چند دوست سیاہ خضاب کے خلاف ہیں 'وہ کہتے ہیں سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے لگایا 'لہٰذا ناجائز ہے۔

آپ براہ کرم صراط مستقیم میں صحیح وضاحت فرما کر ہم جیسے جوان بوڑھوں کے لئے کوئی آسان راستہ متعین فرمائیں تاکہ گھریلو زندگی پرسکون رہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب : سیاہ خضاب کے بارے میں صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ناجائز ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس سے واضح الفاظ میں منع فرمایا ہے اور اس سلسلے میں ذیل کی احادیث خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق کے والد حضرت ابو قحافہؓ کے بارے میں جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں فتح مکہ کے دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ (ایک قسم کی سفید گھاس) (۱) کی طرح سفید ہوچکے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''غیر وا ہذا واجتنبوا السواد''

''اسے تبدیل کردو مگر سیاہ رنگ سے دور رہنا۔''

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (۲):

''آخری زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو سیاہ خضاب لگائے گی جس طرح کبوتر کے سینے سیاہ ہوتے ہیں ایسی قوم جنت کی خوشبو تک نہ پائے گی۔''

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں خضاب کے بارے میں مختلف احادیث پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: خضاب کے بارے میں کہتے ہیں کہ جس خضاب کی اجازت دی گئی ہے وہ سیاہ رنگ کے علاوہ دوسرے رنگ ہیں۔ اس لئے (۳) کہ سیاہ خضاب کے بارے میں مرفوع و موقوف احادیث سے عدم جواز واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ سیاہ خضاب کے جواز میں ابن ماجہ کی یہ حدیث عام طور پر پیش کی جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے خضابوں میں سے بہتر خضاب سیاہ خضاب ہے اس سے تمہاری عورتوں کو رغبت تمہاری طرف زیادہ ہوتی ہے اور تمہاری ہیبت تمہارے دشمنوں پر زیادہ ہوتی ہے۔

اول : تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ مولانا عبدالرحمن مبارک پوری نے تحفتہ الاحوذی میں لکھا ہے کہ اس میں دوراوی ضعیف ہیں۔ اس لئے یہ قابل استدلال نہیں ہوسکتی۔

دوم : اگراس حدیث کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو اس میں سیاہ خضاب لگانے کی اجازت اس شکل میں ثابت ہوتی ہے جب میدان جنگ میں کوئی شخص اپنے آپ کو جوان بہادر ثابت کرنا چاہئے تا کہ دشمن پر اس کا رعب طاری ہو تو ایسی صورت میں وہ اپنے بڑھاپے کو چھپا سکتا ہے یا پھر قبل از وقت بال سفید ہوگئے یعنی چھوٹی عمر میں بڑھاپے کی عمر شروع ہونے سے پہلے کسی وجہ سے سفیدی آگئی تو اس کےلئے بھی اجازت کی گنجائش اس حدیث سے نکالی جاسکتی ہے۔

جہاں تک ان تین دلیلوں کا تعلق ہے جو آپ نے اپنے خط میں تحریر کی ہیں تو ان میں جو سیدنا حضرت حسین بن علیؓ کے سفید بالوں کے سیاہ خضاب سے رنگین ہونے کا واقعہ ہے اگر اسے درست تسلیم کرلیا جائے تو وہ میدان جنگ میں ایک ضرورت کے تحت تھی اسے دلیل نہیں بنایا جاسکتا اور پھر یہ واقعہ یا فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ یا حضرت امام یوسفؒ کا قول یہ سارے دلائل صحیح احادیث کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ جب مسلم شریف کی صحیح حدیث میں آپ نے سیاہ رنگ استعمال کرنے سے منع فرمادیا ہے تو اس کے بعد ان دلائل کا پیش کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

حضرت ابوہریرہؓ کی جس حدیث میں آپ نے یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرکے رنگ لگانے کا حکم دیا ہے اس میں بھی سیاہ خضاب کا کوئی ذکر نہیں۔ اس لئے اس حدیث سے بھی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

بہر حال صحیح احادیث سے سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ حضرت امام نوویؒ نے تو اسے حرام قرار دیا ہے۔ حالت جنگ میں جواز موجود ہے اس طرح اگر کسی کے بچپن میں بال سفید ہوجاتے ہیں یا جوانی میں بوڑھا ہوجاتا ہے تو ایک گھریلو ضرورت کے تحت اس کےلئے بھی جواز کی گنجائش نکالی جاسکتی ہے لیکن اصل میں سیاہ خضاب لگانے کی اجازت بہر حال نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص431

محدث فتویٰ